CRYSTAL

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

آؤٹ لائن:

1: مفہوم، تعارف

2: اسلام میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی اہمیت

3: احادیث کی روشنی میں اہمیت

4: امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے طریقے

1: ہاتھ سے 2: زبان سے 3: دل سے برا جاننا

5: امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے ذمہ دار طبقے/ادارے:

- 5.1 حکمران
- 5.2 موثر افراد و طبقات
- 5.3 علماء کا کردار
- 5.4 عوام الناس

6: امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے مقاصد:

- 6.1: کردار سازی
- 6.2 سلب ایمان کا باعث
- 6.3 دعا کی قبولیت کی ضمانت
- 6.4 امن کا پیغام
- 6.5 روح کی پاکیزگی
- 6.6 اولین فریضے کی ادائیگی

7: حاصل کلام:

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

معروف کے معنی: مشہور، معلوم، ظاہر، نیکی کی بات، نیک۔

منکر کے معنی: منکر کے معنی انکار کیا گیا، مکروہ، خراب اور ناشائستہ کے ہیں۔

اصطلاحی مفہوم:

اسلامی اصطلاح میں ہر اچھے کام کو معروف اور برے کام کو منکر کہتے ہیں۔

تعریف: "نیک کام کرنا اور کرنے کا حکم دینا، برے کام سے اجتناب کرنے اور برے کام کرنے سے منع کرنا"

1: اسلامی حیثیت

اسلام میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو خاص مقام حاصل ہے کیونکہ اسلام خیر ہے اور خیر کو پھیلانے کا حکم ہے جبکہ امر بالمعروف خیر کا نام ہے۔ جبکہ شر سے روکنا بھی انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

سورہ آل عمران میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ
بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ

"اور تم میں سے ایسی جماعت ہونی چاہیے جو خیر کی طرف بلائے اور معروف کا حکم دے اور برائی سے منع کریں"

آل عمران (۳:۱۰۴)

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۗ

"تم بہترین اُمت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہو کہ تم نیکی کا حکم دیتے ہو، برائی سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو"

آل عمران (۳:۱۱۰)

2: حدیث کی روشنی میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی اہمیت:

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ کا بنیادی مقصد ہی نیکی کرنا، اسکو پھیلانا، برائی سے روکنا تھا۔ آپؐ نے قول سے فعل سے نیکی کا درس دیتے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے

"جو شخص برائی کو دیکھے تو اس کو ہاتھ سے روکے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر ایسا نہ بھی کر سکے تو دل سے برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے" P1

صرف یہی نہیں بلکہ نیکی کا حکم دینا، ظلم کے خلاف آواز اٹھانا، کلمہ حق کہنا بھی بہت لازمی ہے اور اسی متعلق آپؐ نے بھی کلمہ حق کہنے کی تلقین کی۔

حدیث نبوی ہے
"سب سے افضل جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے
کلمہ حق کہنا ہے"

3: امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے طریقے:

امر بالمعروف و نہی عن المنکر ایک فریضہ ہے اس کو
سرانجام دینے کا طریقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بتایا ہے
جو کہ حدیث سے واضح ہے کہ یہ کام 3 طریقوں سے کیا
جاتا ہے

1: ہاتھ سے
2: زبان سے
3: دل سے برا جاننا

4: امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے ذمہ دار ادارے:

اسکو انجام دینا / اس فریضے کو پورا کرنے کا ایک خاص
طریقہ ہے۔ جو کہ درج ذیل ہے

1: **حکمران:** سب سے پہلا فریضہ حکمرانوں کا ہے کہ وہ اس
کو انجام دیں اگر یہ کام حکمران شروع کریں تو باقی اداروں
کے لیے آسانی ہو جائے گی کہ وہ تعاون کریں اور نیکی
کریں اور پھیلائیں۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے:
"یہ وہ لوگ جنہیں اگر زمین میں اقتدار بخشیں
تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوۃ دیں گے اور
نیکی کی ہدایت کریں گے اور برائی سے منع
کریں گے"

(الحج ۲۲:۴۱)

2: مؤثر افراد و طبقات:

حکمرانوں کے بعد معاشرے کے مؤثر افراد و طبقات کا یہ فرض ہے کہ وہ اس کام کو سر انجام دیں۔ کیونکہ اثر، طاقت سے وہ کام آسانی سے کر سکتے ہیں۔ اس ضمن میں زمیندار، سرکاری امیر تاجر، صنعت کار اور سیاسی رہنما شامل ہیں۔ اس طرح معاشرے کی برائیاں ختم ہو جائیں گی اور اچھائیاں پروان چڑھیں گی۔

3: علماء کا کردار:

بشیر المبقر علماء کا ہے، آج کے دور میں نہایت ضروری ہے کہ علماء اس کام کو سر انجام دیں۔ فرقہ واریت کو چھوڑ کر، روزگار چھن جانے کے خوف کو دور کرتے ہوئے اس فریضے کو ادا کریں۔ لاکھوں مسجدوں، مدارس کے باوجود بے دینی کا سیلاب عام ہے وجہ یہی ہے کہ اس فریضے کو سر انجام دینے میں باقی طبقوں کی طرح علماء بھی غافل ہیں۔ اس کے لیے باقاعدہ اجلاس، کانفرنس کے علاوہ عوامی سطح پر اس کو اجاگر کرنا ضروری ہے تاکہ اسلامی اصولوں کو عام کیا جا سکے یہ تب ہی ممکن ہے جب اچھائی برائی کا علم ہو۔

العلماء ورثة الانبیاء

"علماء ہی انبیاء کے وارث ہیں"

4: عوام الناس:

عوام الناس کو بھی اس میں شامل ہونا چاہیے جہاں واضح منکرات نظر آئیں وہاں روکیں، کوئی تحریک عوام کے تعاون کے بغیر پوری

نہیں ہو سکتی۔ عوام الناس بھلا بیٹوں والا معاشرتی ماحول پیدا کر کے برائی روک سکتے ہیں اور اچھائی کی فضا قائم کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ پہلے خود نیکی کی راہ پر گامزن ہو۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

یہ خاکی اپنی فطرت میں نوری ہے نہ ناری

5: امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے مقاصد

1: **کردار سازی:** اس کام کے لیے اعلیٰ کردار ہونا بھی ضروری ہے بہترین کردار سازی ہو سکتی ہے، یعنی خود عمل کرنا پہلی شرط ہے

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝
وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم خود نہیں کرتے
(صف 61:2)

جب کوئی خود عمل کر کے باکردار انسان نیکی کا حکم دیتا ہے تو پھر کردار سازی اسکا نتیجہ ہوتی ہے کیونکہ نیکی کا اثر صرف خود پر نہیں بلکہ ارد گرد بھی ہوتا ہے

2: **سلب ایمان کا باعث:**

امت مسلمہ جتنا اس فریضے میں پہلو تہی کرے گی اتنا ہی سلب ایمان کے قریب ہو گی۔ جو شخص **برائی** کو خوشی خوشی سے تعاون کریں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے

Date ....

S M T W TH F S

"تم میں سے کوئی شخص برائی کو دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکیں
اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکیں یہ بھی
نہ کر سکے تو دل سے برا سمجھے یہ ایمان کا کمزور ترین
درجہ ہے"

مسلم بخاری

3: دعا کی قبولیت اسی کے ساتھ مشروط ہے:

ہمارے پیارے نبی کریمؐ نے انسان کی دعا کی قبولیت کے لیے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو ضروری قرار دیا ہے۔

ارشاد نبویؐ ہے:

"نیکی کی ہدایت کرو اور برائی سے منع کرو بیشتر
اس کے کہ تم دعا مانگو اور تمہاری دعا
قبول نہ ہو"

سنن ابن ماجہ

4: اسلامی حکومت کا اولین فریضہ:

جب بھی اسلامی حکومت قائم ہو گی تو اس کا اولین فریضہ ایک یہ بھی ہو گا کہ نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں تاکہ اسلامی اصولوں کو اجاگر کر سکیں اور اسلامی طرز کا معاشرہ پیدا کیا جا سکیں۔

قرآن میں اللہ تعالی فرماتے ہیں۔

"یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار
بخشیں تو یہ نماز قائم کریں ، زکوۃ دیں ، بھلائی
کا حکم دیں اور برائی سے روکیں" (الحج ۲۲:۴۱)

5: امن کا پیغام:

اسلام ایک پرامن دین ہے اسلام دن ہے اور اسی امن اور سلامتی کے پیغام کو پہنچاتا ہے "حضرت محمدؐ نے اپنی حیات مبارکہ میں امن کو ترجیح دی چاہے وہ میثاقِ مدینہ ہو یا حلف الفضول ہو" یہ امن کا پیغام اسلام نے ہی دیا۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ اپنے رب کے راستے کی طرف بلاؤ" (النحل:125)

6: روح کی پاکیزگی:

جب انسان خود نیکی کی طرف رغبت کرے اور برائی سے دور رہے اور پھر یہی درس دوسروں کو دیں اس سے روح پاکیزہ ہوتی ہے۔ ظاہری یا باطنی پاکیزگی کا بھی ذریعہ ہے۔ غرض ایک طرف معاشرے کی اصلاح، دوسری طرف اپنی روحانی پاکیزگی کا حصول ہوتا ہے اور صرف اس نیکی کے حکم دینے سے، برائی سے دور رہنے سے۔

حاصل کلام:

ہمارے نبی کریمؐ نے اپنی تعلیمات کے ذریعے، اپنے عمل کے ذریعے، اپنے قول سے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا حکم دیا۔ کیونکہ نیکی کرنا اور پھر اسکا حکم دینا نہ صرف قلبی اور روحانی سکون کا باعث ہے بلکہ ایسا معاشرہ پروان چڑھانے کا ذریعہ ہے جہاں امن اور سلامتی ہوگی، وہ معاشرہ جو شر سے محفوظ ہوگا۔ یہ تب ہی ممکن ہے جب پہلے خود عمل کیا جائے اور پھر دوسروں کو نیکی کا درس دیا جائے۔